رابطہ

ڈاکٹر سید ظفر زیدی

ڈاکٹر سید ظفر زیدی

سوانحی خاکہ

ولادت:

۴ مارچ ۱۹۳۹ء بمقام بلند شہر (UP) انڈیا

تعلیم:

(۱) ۱۹۶۱ء : سندھ یونیورسٹی سے کیمسٹری میں B.Sc.(Hons) کیا ، (۲) ۱۹۶۳ء : سندھ یونیورسٹی سے ہی کیمسٹری میں M.Sc. کیا ، (۳) ۱۹۶۸ء : LEEDS یونیورسٹی (انگلینڈ) سے PH.D کیا، (۴) ۱۹۹۳ء: LEEDS یونیورسٹی (انگلینڈ) سے ہی D.Sc کیا

انعامات

(۱) ۱۹۹۵ء : گورنمنٹ کالج حیدر آباد کی جانب سے پلاٹینئم جوبلی ایوارڈ ، (۲) ۱۹۹۲ء : حکومت ایران کی جانب سے خوارزمی پرائز ، انٹرنیشنل سائنس ایوارڈ ، (۳) ۱۹۸۹ء : تمغہ امتیاز (سائنس) سول ایوارڈ ۔ پاکستان ، (۴) ۱۹۸۹ء ، ۱۹۹۵ء ، ۱۹۹۶ء : روٹیرین ایوارڈ ، پاکستان ، (۵) ۔ ۱۹۸۸ء : وزارت تعلیم ، حکومت پاکستان کی جانب سے حیاتیاتی علوم کا پہلا انعام ، (۶) : ۱۹۸۸ء ، ۱۹۹۴ء : وزارت تعلیم ، حکومت پاکستان کی جانب سے سائنسی کتب کے مصنفین ، کا پہلا انعام ، (۷) ۱۹۹۸ء : ستارہ امتیاز (حکومت پاکستان کی جانب سے قیمتی سائنسی تحقیقات کی بنا پر دیا گیا)

پیشہ ورانہ حیثیتیں (Professional Positions)

(۱) ۱۹۶۳ء تا ۱۹۶۵ء: لیکچرار گورنمنٹ کالج ۔ حیدر آباد (۲) ۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۳ء: PCSIR میں سینئر ریسرچ آفیسر (خدمات جامعہ کراچی کے حوالہ) ، (۳) ۱۹۷۳ تا ۱۹۷۶ء: مارٹن سرائیڈ میونخ (مغربی جرمنی) کے میکس پلانک انسٹی ٹیوٹ برائے Biochemistry میں سینئر ریسرچ سائنسدان و معلم ، (۴) ۱۹۷۶ء تا ۱۹۷۸ء: PCSIR کراچی میں سینئر ریسرچ آفیسر (خدمات جامعہ کراچی کے H.E.J. ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری کے حوالہ) ، (۵) ۱۹۷۸ء تا ۱۹۸۲ء : جامعہ کراچی میں Associate پروفیسر اور اس کے بعد تاحال پروفیسر ، (۶) ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء: تاحال شیخ الجامعہ ۔ جامعہ کراچی ۔

جزوقتی پروفیسر (Visiting Professor)

(۱) ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۵ء: لیما (Peru) جنوبی امریکہ کی سین مارکوس یونی ورسٹی (شعبہ حیاتیات) ، (۲) ۱۹۹۰ء: تہران یونیورسٹی (ایران) ، (۳) ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۳ء: تربیت مدرسین یونیورسٹی ۔ تہران (ایران) ، (۴) ۱۹۸۱ تا ۱۹۸۸ء ۔ ۱۹۹۰: توبنگن یونیورسٹی (جرمنی) ، (۵) ۱۹۸۱ تا ۱۹۸۷ء مارٹن سرائیڈ (جرمنی) کے میکس پلانک انسٹی ٹیوٹ برائے بایو کیمسٹری ، (۶) ۱۹۸۱ تا ۱۹۸۶ء سندھ یونیورسٹی کا تجزیاتی کیمسٹری کا Centre of Excellence ، (۷) ۱۹۸۱ تا ۱۹۸۳ء: بلوچستان یونیورسٹی (کوئٹہ) کا کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ ۔

ممبر شپ (Membership)

(۱) ۱۹۹۵ تا ۱۹۹۹ء: صدر پاکستان کیمیکل سوسائٹی ، (۲) ۱۹۹۷ء تا ۱۹۹۸ء: صدر روٹری کلب آف کراچی کوسمو پولی ٹن ، (۳) TWAS (اٹلی) ۔ تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز کے فیلو ، (۴) TWAS کی فیلو شپ ایوارڈ کمیٹی کے ممبر ، (۵) پاکستان اکیڈمی آف سائنسز کے فیلو ، (۶) بایو کیمیکل سوسائٹی (انگلینڈ) کے ممبر ، (۷) سوسائٹی برائے ترقی سائنس و ٹیکنالوجی (پاکستان) کے بانی فیلو (Founding Fellow) ، (۸) پروٹین سوسائٹی (امریکہ) کے فیلو ، (۹) علم حیاتیات و ذراتی حیاتیات کی بین الاقوامی یونین کی تعلیمی کمیٹی کے ممبر ، (۱۰) ۱۹۹۴ء: اردو سائنس کالج ۔ کراچی کے Executive بورڈ میں وزارت تعلیم کے نامزد ممبر ، (۱۱) ۱۹۹۷ء تا حال: ہمدرد یونیورسٹی ۔ مدینتہ الحکمت کی اکیڈمک کونسل کے ممبر ، (۱۲) فرانس کی Co-Data TASK Group کے ممبر۔

تحقیقی وتدریسی مساعی وتصانیف (Research Publications)

پروٹین کیمسٹری کے شعبہ میں ڈاکٹر صاحب پاکستان کے صف اول کے سائنس دانوں میں سے ہیں ۔ آپ نے جامعہ کراچی میں ۱۹۶۹ء میں کیمیاوی تجربات کے لئے تجربہ گاہیں (Laboratories) قائم کیں Structural & Globular پروٹین آپ کی خصوصی دلچسپی کا شعبہ ہے جس میں آپ کی تحقیقات کو بین الاقوامی طور پر تسلیم کیا گیا ہے ۔ بین الاقوامی شہرت کی سائنسی کتب میں جا بجا آپ کی تحریروں کے اقتباسات ملتے ہیں ۔ قومی و بین الاقوامی تحقیقاتی اداروں کے فنڈز سے چلنے والے متعدد تحقیقاتی منصوبوں میں ڈاکٹر صاحب کی حیثیت Principal Investigator کی ہے ۔ ان اداروں میں Bethesda (امریکہ) کا صحت عامہ کا قومی ادارہ (National Institute of Health) بھی شامل ہے ۔ آپ نے Ph.D. کرنے والے اٹھارہ (۱۸) اور ایم فل (M.Phil.) کرنے والے چھ (۶) طلباء و طالبات کے تحقیقاتی کام کی نگرانی کی ہے ۔ آپ تہران یونیورسٹی (ایران) اور لیما ۔ پیرو (جنوبی امریکہ) کی سین مارکوس یونیورسٹی کے پی ۔ ایچ ۔ ڈی پروگراموں کے لئے ریسرچ Co-Supervisor ہیں اور پاکستان میں آپ نے Protein Structure Function Relationship پر چھ بین الاقوامی کانفرنسیں منعقد کرائی ہیں ۔ آپ کی ۹ کتابیں طبع ہو چکی ہیں ۔ ایک زیر طبع ہے ۔ بین الاقوامی شہرت کی سائنسی کتب میں آپ کے ۸ ابواب شامل ہیں دنیا کے مختلف ممالک میں سائنس کے تحقیقاتی رسائل میں آپ کے جو ۱۰۸ تحقیقی مقالے مختلف زبانوں میں شائع ہوئے ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں ۔

رابطہ

سہ ماہی نیوز لیٹر

ادارہ اخوان السادات گلاوٹھی (رجسٹرڈ)

اشاعت مخصوص برائے ممبران

شمارہ-۱۴

اکتوبر ۱۹۹۹ء

اداریہ

ہم ایسے موقعہ پر اس شمارہ کے ساتھ آپکی خدمت میں حاضر ہیں جبکہ ۹ نومبر ۹۹ء کو ادارہ کی جنرل باڈی میٹنگ منعقد ہوئی ہے اور اس کے تقریباً ایک ماہ بعد ماہ رمضان المبارک شروع ہو رہا ہے۔

جنرل باڈی میٹنگ میں ادارہ کے آڈٹ شدہ سالانہ حسابات پیش ہوتے ہیں، ممبران ادارہ برادری کی بہبود و ترقی کے لئے اپنی قیمتی آراء کا اظہار کرتے ہیں اور ماضی کے تجربہ اور ممبران ادارہ کے مشورہ کی روشنی میں ادارہ کے مستقبل کا لائحہ عمل طے پاتا ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر جملہ ممبران ادارہ سے درخواست ہے کہ وہ ۹ نومبر ۹۹ء کو ادارہ کی نائب صدر محترمہ ریحانہ سیف کے گھر واقع نارتھ ناظم آباد (D-27 بلاک-D نزد چورنگی فائیو اسٹار ہوٹل) شام پانچ بجے اس اہم میٹنگ میں ضرور شرکت فرمائیں۔

ماہ رمضان المبارک کی آمد سے پیشتر ادارہ کی مجلس منتظمہ اس بات کا اہتمام کرتی ہے کہ برادری کے غریب و محتاج افراد اور بیواؤں کی مدد کے لئے ممبران ادارہ سے زکوۃ کی زیادہ سے زیادہ رقوم جمع کرے اور ماہ رمضان المبارک میں ان محتاجوں اور بیواؤں میں تقسیم کرے تاکہ زکوۃ دینے والوں کو رمضان کے مبارک مہینہ میں زکوۃ دینے کا زیادہ ثواب مل جائے اور ان ضرورت مندوں بیواؤں کا رمضان کا مہینہ اور عید بھی بہتر طور پر گذریں۔ ادارہ ہر سال ان محتاجوں، بیواؤں میں ایک لاکھ روپیہ سے زائد رقوم زکوۃ تقسیم کرتا ہے اور اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ زکوۃ وصول کرنے والوں کے نام پردہ خفاء میں رہیں اور ان کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔

سید عثمان غنی راشد، ہماری زکوۃ کمیٹی کے سربراہ ہیں۔ آپ اپنی زکوۃ کی رقوم ان کو پہنچائیں یا پھر خازن ادارہ سید وسیم الدین ہاشمی یا معتمد ادارہ سید صفدر علی کے پاس جمع کرائیں تاکہ ادارہ منظم اور بہتر طور پر حق داروں کو ان کا حق پہنچا دے۔

ادارہ کی ایجوکیشن کمیٹی کے سربراہ ڈاکٹر سید ظفر زیدی نے مجلس منتظمہ کی منظوری کے بعد اور ادارہ کے بعض اہم عہدہ داروں کے مشورہ اور تجربہ کار وکلاء کی مدد سے ادارہ اخوان السادات ایجوکیشنل ٹرسٹ کی Deed of Declaration تیار کرلی ہے۔ یہ دستاویز سینئر ایڈووکیٹ سید عثمان غنی راشد کی نظر سے بھی گذر چکی ہے اور توقع ہے کہ ہماری تقریب عید ملن جو PPMA میرج گارڈن متصل ٹیلیفون ایکسچینج عزیز آباد میں ۱۰ جنوری ۲۰۰۰ء کو منعقد ہو رہی ہے اس میں انشاء اللہ اس کے نافذ العمل ہونے کا اعلان کر دیا جائیگا اور یہ Trust نہ صرف ہماری موجودہ بلکہ آئندہ نسل کی تعلیمی ضرورتوں کے لئے بھی مفید ہوگا۔ ادارہ کے پیش نظر ایجوکیشنل ٹرسٹ کی طرح میڈیکل ٹرسٹ کا بھی منصوبہ ہے۔ دیکھیں یہ کب شرمندہ تعبیر ہوتا ہے۔

ادارہ کے یہ سارے فلاحی کام آپ کے عطیات اور تعاون سے سرانجام پاتے ہیں۔ قدم بڑھایئے اور ادارہ کے ساتھ تعاون کیجئے۔ اپنے سب گھر والوں کو اس کا تاحیات ممبر بنایئے یہ آپ ہی کا ادارہ ہے اور اس کے پیش نظر آپ ہی کی اجتماعی بھلائی ہے۔

مدیر:

سید ضیاء الدین جامعی

معاونین:

محترمہ عشرت آفتاب

سید خرم نظام

مجلس منتظمہ:

صدر:

سید محبوب حسن واسطی

نائب صدر:

سید اظہار رحمت

محترمہ ریحانہ سیف

معتمد:

سید صفدر علی

نائب معتمد:

سید عابد علی عابد

سید ضیاء الدین جامعی

خازن:

سید وسیم الدین ہاشمی

پبلسٹی سیکریٹری:

سید خرم نظام

ممبران:

سید احمد

سید عثمان غنی راشد

ڈاکٹر سید ظفر زیدی

سیدہ صبیحہ انجم

سید عرفان رحمت

سید سیف الدین احمد

سیدہ ثمینہ جعفری

سید معروف حسن واسطی

سید احمر نظام

سید بدر عالم زیدی

پیارے نبیؐ کی پیاری باتیں

سیدہ یاسمین ظفر
ایم اے۔ بی ایڈ
(اسلام آباد)

(۱) عشاء کی نماز پڑھے بغیر سونے یا بعد نماز عشاء فضول بات چیت کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناپسند فرماتے تھے چنانچہ بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے:

کان یکرہ النوم قبل العشاء والحدیث بعدھا

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عشاء سے قبل سونا اور بعد نماز عشاء بات چیت کرنا پسند نہ فرماتے تھے) عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سونا اس لئے مکروہ ہے کہ احتمال ہے نیند گہری ہوجائے۔ آنکھ نہ کھلے، کسی کے اٹھانے کے باوجود نیند کے غلبہ اور کسل کے باعث وہ نہ اٹھے، اور اس کی عشاء کی نماز فوت ہوجائے۔ بعد نماز عشاء بات چیت کی ممانعت کی تفصیل یہ ہے کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب وہ بات چیت فضول بحث و تکرار ہو جس میں وقت کا ضیاع ہے یا بات چیت مباح و جائز بھی ہو لیکن اس رات کے وقت اس کے طول پکڑ جانے کا اندیشہ ہو یا بات چیت نہ بھی ہو غیر پسندیدہ مقصد کے تحت محض جاگنا ہو تو وہ ممنوع ہے کہ اس کے باعث نماز فجر میں آنکھ نہ کھلنے اور نماز فجر فوت ہو جانے کا امکان ہے۔ ہاں اگر بعد نماز عشاء گفتگو میں خیر و بھلائی کا پہلو نمایاں ہو مثلاً گفتگو تعلیم و تعلم (دینی) سے متعلق ہو یا محتاجوں کی حاجت روائی کے بارے میں ہو، یا اور کسی ایسے ہی دوسرے نیک مقصد کے لئے ہو تو پھر ممانعت نہیں ہے۔

(۲) حسد ایک ناپسندیدہ جذبہ ہے جو انسان میں احساس کمتری کے باعث پیدا ہوتا ہے انسان اندر ہی اندر جلتا ہے اور کھلتا رہتا ہے کہ دوسرے نے یہ چیز حاصل کرلی اور میں حاصل نہ کرسکا۔ اے کاش! کہ وہ چیز اس سے بھی چھن جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے جذبہ کی سخت مذمت کی ہے۔ ابوداؤد شریف کی حدیث ہے۔

ایاکم و الحسد فان الحسد یا کل الحسنات کما تاکل النار الحطب

(حسد سے بچو کہ وہ نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو جلا ڈالتی ہے)

(۳) معاشرتی زندگی کے حسن کو داغدار کرنے میں جس طرح بدگمانی زہر قاتل ہے اسی طرح لوگوں کی کمزوریوں اور عیوب کی ٹوہ لگانا، ان کی جاسوسی کرنا، نظر بچنے پر ان کی کوئی قیمتی چیز ہتھیا لینا لوگوں سے جلنا، ان سے بغض رکھنا یا قطع تعلق کرنا پس پشت ان کی غیبت کرنا، دوسروں کا بنا بنایا سودا بگاڑنا اور ان کی بدخواہی کرنا جیسے عیوب بھی معاشرتی زندگی میں پیچیدہ مسائل پیدا کرتے ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اور بھائیوں کی طرح رہنے کی تلقین فرمائی ہے چنانچہ مسلم شریف کی حدیث ہے:

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباداللہ اخوانا

(بدگمانی سے بچو کہ اس سے بڑا کوئی جھوٹ نہیں۔ ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہو۔ نہ باہم ایک دوسرے کی جاسوسی کرو، نہ کسی کی چیز ہتھیاؤ، نہ باہم حسد کرو نہ باہم "بغض" نہ قطع تعلق اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو)۔

اور ایک روایت میں ولا تناجشوا ولا تھاجروا کے الفاظ بھی آئے ہیں کہ (نہ اپنے کسی بھائی کا سودا بگاڑو کہ اس کو نقصان پہنچانے کی غرض سے ایک چیز کا اس سے بڑھ کر غلط بھاؤ لگاؤ) (اور باہم میل جول ترک نہ کرو) کہ اللہ کی نظر تمہارے جسموں، تمہارے چہروں یا تمہارے اعمال پر نہیں بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔

(۴) کسی مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرنا ایک بڑی نیکی ہے اور ایسی دعا اللہ پاک کے یہاں بہت جلد مقبول ہوتی ہے۔ من جانب اللہ ایک فرشتہ اس بات پر مقرر ہے کہ جب بھی کوئی اپنے مسلمان بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ اس دعا پر نہ صرف آمین کہتا ہے بلکہ اس دعا مانگنے والے کے لئے بھی دعا کرتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسی ہی چیز ہو جیسی تو اپنے بھائی کے لئے خیر مانگ رہا ہے۔ مسلم شریف کی حدیث ہے۔

دعوۃ المرء المسلم لاخیہ بظھر الغیب مستجابۃ۔ عندراسہ ملک موکل۔ کلما دعا لاخیہ بخیر قال الملک الموکل بہ آمین ولک بمثل

(اسکی عدم موجودگی میں ایک مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے دعا ان کے ہاں مقبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے قریب جو فرشتہ مقرر ہے وہ ایسے مسلمان بھائی کی دعاء خیر کے وقت آمین کہتا ہے اور کہتا ہے تیرے لئے بھی ایسی ہی خیر اور بھلائی ہو)"

ماں باپ اپنی اولاد کے لئے جتنی تکالیف اٹھاتے اور قربانیاں دیتے ہیں اولاد ساری عمر بھی ان کی خدمت کرے تو ان احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتی۔ تاہم اگر اولاد والدین کی زندگی میں مقدور بھر ان کی خدمت کرے اور ان کے انتقال کے بعد ہر شب سونے سے پہلے درود شریف (ایک بار) قل ہو اللہ شریف (تین بار)، درود شریف (ایک بار) پڑھ کر ان کو ایصال ثواب کردے اور ان کی مغفرت و درجات کی بلندی کے لئے خلوص دل سے دعا کرے تو ان احسانات کا کچھ بدلہ ہوجاتا ہے۔

(۵) نرم ریشہ کی مسواک (اگر ممکن ہو تو ہر بار وضو کرتے ہوئے ورنہ کم از کم نیند سے بیدار ہونے کے بعد والے وضو میں) آہستہ آہستہ دانتوں کے اوپر سے نیچے کی جانب اور دائیں سے بائیں جانب پھیرنا نہ صرف دانتوں کی صفائی کا بہترین ذریعہ اور دانتوں کی بیشمار بیماریوں کا علاج ہے بلکہ

باقی صفحہ ۸

سید صفدر علی

سید خرم نظام

شیخ الجامعہ ڈاکٹر سید ظفر زیدی سے ایک خصوصی ملاقات

ڈاکٹر صاحب بحیثیت ایک شفیق استاد

۶ اکتوبر ۱۹۹۹ء : ڈاکٹر صاحب کیلئے یہ ایک کافی مصروف دن تھا ۔ کراچی یونیورسٹی میں ہفتہ طلباء منایا جارہا تھا اور یہ ہفتہ طلباء کا تیسرا دن تھا ۔ یونیورسٹی آڈیٹوریم میں فاطمہ ثریا بجیا کا اسٹیج پلے "کاٹھ کی گڑیا" پیش کیا جارہا تھا اور ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا ۔ آڈیٹوریم میں موجود ۵۰۰۰ طلباء وطالبات میں کافی جوش و خروش تھا ۔ اسٹیل ملز کے مینجنگ ڈائریکٹر کرنل افضل بطور مہمان خصوصی آئے ہوئے تھے ۔ فاطمہ ثریا بجیا خود بھی موجود تھیں اسٹیج پلے کے علاوہ ان مہمانان گرامی کو تقاریر بھی کرنا تھیں ۔ ادھر کچھ حاسد بھی تھے جو تقریب کو ناکام بنانا چاہتے تھے مگر ڈاکٹر سید ظفر زیدی کا تدبر اور بحیثیت شیخ الجامعہ ان کی قائدانہ صلاحیتیں کہ حاسدوں کو شرمندہ ہونا پڑا اور یہ تقریب انتہائی کامیاب رہی ۔

مصروفیت کے باوجود ڈاکٹر صاحب نے خصوصی ملاقات کے لئے ، ہمیں اس تقریب کے فوراً بعد کا وقت دیا تھا کیونکہ پھر کچھ دن بعد ڈاکٹر صاحب کو جاپان کے سرکاری دورہ پر جانا تھا اور امکان تھا کہ یہ تفصیلی خصوصی ملاقات اگر آج نہ ہوئی تو پھر کافی عرصہ تک کے لئے ملتوی کرنی پڑے گی ۔ جامعہ کراچی کے انتظامی بلاک میں ڈاکٹر صاحب کے دفتر میں ہمیں تقریباً آدھ گھنٹہ انتظار کرنا پڑا اور پھر ان سے یہ تفصیلی ملاقات ہوئی جس کے دوران ہم نے ان سے ان کی نجی زندگی ، ان کی علمی ، تدریسی ، تحقیقی اور بحیثیت شیخ الجامعہ ان کی انتظامی مصروفیات کے بارے میں جو گفتگو کی وہ سوال و جواب کی صورت میں " رابطہ " کے قارئین کے لئے پیش کی جارہی ہے ۔

سوال : ڈاکٹر صاحب آپ اپنے کچھ خاندانی حالات بیان فرمائیں ؟

جواب : میرے والد بزرگوار کا اسم گرامی سید تہور علی زیدی اور والدہ صاحبہ کا نام مبارک النساء تھا جو دونوں اللہ کو پیارے ہوچکے ہیں ۔ محترم چچا پروفیسر سید محبوب علی زیدی حیات ہیں اور ہم سب پر بہت شفقت فرماتے ہیں ۔ والد محترم ۱۹۱۱ میں سینٹھ ضلع بلند شہر (یو پی ۔ انڈیا) میں پیدا ہوئے اردو ، فارسی مولوی احمد اللہ صاحب سے پڑھی اور عربی تعلیم مدرسہ قاسمیہ کالی مسجد اوپر کوٹ (بلند شہر) میں حاصل کی ۔ ۱۹۳۲ء میں گورنمنٹ ہائی اسکول سے میٹرک اور پھر طبیہ کالج ۔ علی گڑھ سے DIMS کی سند لی اور بلند شہر میں اپنے والد بزرگوار (میرے دادا) حکیم سید انوار الحق (جو ۱۹۰۱ء سے بلند شہر میں اپنا مطب چلا رہے تھے اور حکیم جی سینٹھ والے کے نام سے مشہور تھے) کے زیر سایہ مطب شروع کیا ۔

طبیہ کالج ، علی گڑھ میں تعلیم حاصل کرنے کے باعث میرے والد محترم کو مسلم لیگ سے ایک خاص قسم کا تعلق پیدا ہوگیا تھا چنانچہ مسلم لیگ نے جب ۱۹۴۶ء میں حلقہ میرٹھ کمشنری سے مرکزی اسمبلی کی نشست کے لئے نواب زادہ لیاقت علی خاں کو اور صوبائی اسمبلی کی نشست کے لئے کنور عمار احمد خاں کو کھڑا کیا تو والد بزرگوار نے مع اپنے ساتھیوں کے شب و روز ان دونوں کے لئے کام کیا انسانی ہمدردی کے کاموں میں بھی میرے والد محترم بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے چنانچہ گڑھ مکٹیشر کے مسلمانوں پر جب انتہا پسند ہندوؤں نے اچانک حملہ کر دیا ۔ انہیں لوٹا اور خوب قتل و غارت گری کی تو میرے والد معتمدین شہر کو لیکر فوراً وہاں پہونچے اور مسلمانوں کی ہر طرح مدد کی ۔

سوال : آپ کے خاندان نے کب پاکستان ہجرت کی ؟ کچھ واقعات بیان فرمائیں ؟

جواب : ستمبر ۱۹۴۷ء میں میرے والد نے پاکستان ہجرت کی جب میں ۸ سال کا تھا ۔ مہاجرین کو جو ریل گاڑیاں پاکستان لارہی تھیں مہاسبائی متعصب ہندو راستہ میں ان گاڑیوں پر گولیاں برساتے اور مسلمانوں کو بے دریغ شہید کرتے تھے ۔ اس طرح

ڈاکٹر صاحب بحیثیت ایک دانشور

ہزاروں مسلمان پاکستان آتے ہوئے راستہ میں شہید ہوگئے ۔ صرف خوش قسمت ہی زندہ پاکستان پہنچ سکے اس کا کچھ اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ جس ٹرین میں ہم پاکستان آرہے تھے اس پوری ٹرین کو ہندوؤں نے بھون ڈالا ۔ صرف دو بوگیوں کے مسافر بچ سکے جن میں اتفاقاً ہم بھی تھے ۔ اس سفر کا ایک دلچسپ چھوٹا سا واقعہ مجھے یاد رہ گیا ہے کہ دوران سفر ہمارے ایک صندوق پر ایک عورت کی نیت خراب ہوگئی اور وہ اسے اپنا بتانے لگی اور جھگڑے پر آمادہ ہوگئی ۔ مسافروں نے بیچ میں پڑ کر اس طرح معاملہ طے کرایا کہ اس عورت سے پوچھا کہ اس صندوق میں کیا ہے ۔ وہ نہ بتاسکی جبکہ میری والدہ نے پوری تفصیل بتادی اور اس طرح یہ معاملہ رفع دفع ہوا ۔

سوال: اپنے بچپن کے کچھ واقعات بیان فرمائیں ۔

جواب میں بہت چھوٹا تھا ۔ اسکاؤٹس ڈریس میں تھا ایک رشتہ دار خاتون کو بہت اچھا لگا ۔ انہوں نے شفقت سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے پیار کیا ۔ ان خاتون کی شفقت مجھے اب تک یاد ہے ۔ اسی طرح بہاولپور کے قریب نہر ہے وہاں ہم بچپن میں کبھی کبھی جایا کرتے تھے ۔ ایک دن دور سے کسی نے پتھر مارا جو میری پیشانی پر لگا اور خون جاری ہوگیا ۔ ہم سب لڑکے گھر واپس آئے ۔ یہاں آصف ایڈوکیٹ کی والدہ (اہلیہ سید نظام الدین مرحوم) نے ریشم جلا کر میرا وہ زخم بھرا تھا جو مجھے آج بھی یاد ہے اور اس زخم کا نشان آج بھی میرے ماتھے پر موجود ہے ۔ میری نگاہ بچپن ہی سے کمزور ہے ۔ بینائی ایک وقت میں (6-) تھی چنانچہ کھیلوں میں کبھی نمایاں حصہ نہ لے سکا اگرچہ بچپن میں کبھی کبھی ہاکی کھیلا کرتا تھا ۔

سوال: اپنے بہن بھائیوں کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں ۔

جواب: میں تین بہنوں کا ایک بھائی ہوں ۔ بڑی آپا نسیم حیدر آباد میں رہتی ہیں ۔ ایک بہن پروین کا ۳۰ مئی ۱۹۹۸ء کو انتقال ہوچکا ہے ۔ چھوٹی بہن مہ جبیں جامعہ کراچی میں شعبہ اردو میں استاد ہیں ۔ میرے محترم چچا سید محبوب علی زیدی میری اہلیہ ڈاکٹر شاہدہ زیدی اور میں نے مل کر والد محترم کا شعری مجموعہ "نمود صبح" جب مارچ ۱۹۸۸ء میں شائع کیا تو میری چھوٹی ہمشیرہ ڈاکٹر مہ جبیں زیدی نے اس کی اشاعت کے اہتمام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔ اس کی اشاعت میں درحقیقت میرے چچا اور میری اس چھوٹی ہمشیرہ کا بڑا حصہ ہے ۔ والد محترم کے اس شعری مجموعہ (جس میں والد کی غزلیات ، قطعات ، حمد و نعت ، مرثیہ و سلام سب کچھ ہے) کی ترتیب میرے چچا صاحب قبلہ کی مرہون منت ہے جبکہ والد بزرگوار سے متعلق تعارفی کلمات ڈاکٹر مہ جبیں زیدی نے لکھے ہیں ۔ ۲۷۲ صفحات کے اس شعری مجموعہ میں ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی ، ڈاکٹر اسلم فرخی ، احمد ہمدانی اور قمر جمیل کے تبصرے بھی ہیں ۔

سوال: آپ اپنی تعلیمی زندگی کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں

جواب: پاکستان ہجرت کے کچھ عرصہ کے بعد ۱۹۴۸ء میں میرے والد محترم نے حیدر آباد سکونت اختیار کرلی تھی ۔ وہیں اپنا مطب شروع کیا ۔ سندھ طبیہ کالج کے لئے شب و روز کام کیا ۔ اس کے اعزازی پرنسپل رہے ۔ مسلسل ۶ سال تک طبی بورڈ پاکستان کے رکن رہے اور طب اور انسانیت کی خدمت کی چنانچہ میری زیادہ تر تعلیم حیدر آباد ہی میں ہوئی ۔ ۱۹۶۱ء میں سندھ یونیورسٹی جامشورو سے کیمسٹری میں BSc. (Hon) اور ۱۹۶۳ء میں M.Sc. کیا ۔ پھر میں مزید تعلیم کے لئے انگلینڈ چلا گیا اور Leeds یونیورسٹی سے Ph.D اور D.Sc. کی ڈگریاں لیں ۔

سوال: اپنی ازدواجی زندگی کے سلسلے میں کچھ بتائیں کہ ڈاکٹر شاہدہ سے شادی کا سلسلہ کیسے بنا

جواب: ۱۲ مئی ۱۹۷۲ء کو میں اور ڈاکٹر شاہدہ رشتہ

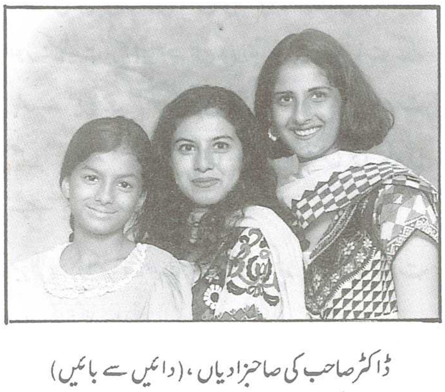

ڈاکٹر صاحب کی صاحبزادیاں ، (دائیں سے بائیں)
صائمہ زیدی ، سعدیہ زیدی ، سمیہ زیدی

ازدواج میں منسلک ہوئے۔ سلسلہ کچھ اس طرح ہوا کہ ڈاکٹر شاہدہ کے والد عبدالوالی صدیقی اور میرے والد دونوں بہت اچھے دوست تھے۔ ہندوستان میں دونوں کلاس فیلو رہے تھے۔ ہم لوگ ۱۹۴۷ء ہی میں پاکستان ہجرت کر آئے تھے جبکہ ڈاکٹر شاہدہ اور ان کے والد بعد میں پاکستان آئے۔ یہاں آکر پھر دوستی تازہ ہوگئی۔ ڈاکٹر شاہدہ نے ۱۹۶۶ء میں MBBS کر لیا تھا جبکہ میں ۱۹۶۸ء میں Ph.D سے فارغ ہوگیا تھا۔ اب دونوں گھروں میں رشتہ کی فکر ہوئی قدرتاً یہ جذبہ پیدا ہوا کہ اس دوستی کو کیوں نہ رشتہ کا رنگ دے دیا جائے۔ ہمارے کچھ عزیز و اقارب نے اس میں دلچسپی لی۔ اس سلسلہ میں ہمارے عزیز سید اسرار حسن اور ان کی بیگم صاحبہ خاص طور پر

ڈاکٹر صاحب بحیثیت ایک منتظم

قابل ذکر ہیں جنہوں نے یہ معاملہ طے کرادیا ہماری ازدواجی زندگی الحمد للہ مثالی اور پرسکون ہے۔

سوال: اپنے بچوں کے متعلق کچھ بتائیں؟

جواب: میری تین بیٹیاں ہیں: صائمہ زیدی، سعدیہ زیدی اور سمیہ زیدی۔ صائمہ نے سینٹ جوزف کالج برائے خواتین سے انٹر سائنس کیا پھر اچانک ان کی سوچ میں تبدیلی آئی اور وہ آرٹس کی طرف متوجہ ہوگئیں چنانچہ نیشنل کالج آف آرٹس۔ لاہور سے امتیازی نمبروں سے B.A کیا کچھ عرصہ کراچی میں کام کیا اور پھر امریکہ چلی گئیں اور اب ڈھائی سال سے امریکہ میں ہیں جہاں انہوں نے Communication Designing میں M.S. کر لیا ہے۔

دوسری بیٹی سعدیہ نے سینٹ جوزف کراچی سے "O Level" اور سینٹ پیٹرک کالج سے "A Level" اور حال ہی میں انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس سے BCS کیا ہے IBM سے ان کے کورس کا ایک حصہ حال ہی میں ختم ہوا ہے۔

تیسری بیٹی سمیہ نے سینٹ جوزف سے "O" Level کیا ہے اور "A" Plus لیا ہے سعدیہ نے بھی اس میں "A" Plus لیا تھا۔

سوال: آپ پاکستان کے عظیم سائنسدان پروفیسر سلیم الزماں صدیقی (برادر چودھری خلیق الزماں) کے قائم کردہ سائنسی تحقیقی ادارہ PCSIR میں ۱۹۶۹ تا ۱۹۷۸ء سینئر ریسرچ آفیسر رہے جبکہ آپ کی خدمات جامعہ کراچی کے H.E.J. Research Institute of Chemistry کو مستعار دے دی گئی تھیں۔ اسی طرح آپ مغربی جرمنی کے Max Planck انسٹی ٹیوٹ میں سینئر سائنسدان رہے اور اب ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء تا حال جامعہ کراچی کے شیخ الجامعہ ہیں۔ آپ ان دونوں حیثیتوں میں کیا فرق محسوس کرتے ہیں؟

جواب: بطور سائنسدان و محقق اور بطور منتظم شیخ الجامعہ کام میں زمین و آسمان کا فرق ہے پہلا کام خاموشی سے خود تحقیقات کرنا۔ پی ایچ ڈی اور ایم فل کے طلباء و طالبات کی تحقیقات کی نگرانی کرنا اور مختلف سائنسی و صنعتی منصوبوں پر تدقیق کو آخری شکل دینا اور فارمولے وضع کرنا ہے۔ یہ تجربہ گاہ میں جم کر بیٹھنے یا پھر اپنے آپ کو قدرے محدود کر لینے کا کام ہے اس میں جسمانی حرکت کم اور ذہنی حرکت زیادہ ہے جبکہ شیخ الجامعہ کا کام طوفانی قسم کا ہے جس میں قلب و ذہن و جسم سب ہر وقت مصروف ہیں۔ کبھی مختلف شعبوں کا معائنہ ان کی ضروریات کا جائزہ کبھی شعبوں کے سربراہوں کے ساتھ میٹنگ کبھی ملکی پریس سے رابطہ، کبھی بیرونی وفود کا استقبال، کبھی طلبہ تنظیموں سے مذاکرات، کبھی مرکزی وزارت تعلیم کی طلبی کبھی طلباء و طالبات سے خطاب، کبھی سنڈیکٹ کے روبرو حاضری، کبھی طلباء ٹرانسپورٹ کے مسائل، کبھی نظم و ضبط و امن و امان کا مسئلہ غرض ہر وقت ہنگامہ دفتر سے گھر آنے کا کوئی مقررہ وقت نہیں۔

سوال: آپ نے شیخ الجامعہ کا اہم عہدہ سنبھالنے کے بعد جامعہ کراچی میں کیا اہم کام سرانجام دیئے۔

جواب: اکاؤنٹس سسٹم و امتحانی کام کو کمپیوٹرائزڈ کرایا۔ انٹرنیٹ سسٹم بہتر بنایا طلباء ٹرانسپورٹ کے مسائل حل کئے۔ جامعہ میں امن و امان کی صورت حال بہتر بنائی۔ حکومت چین کے تعاون سے جامعہ کراچی میں لینگویج لیبارٹری کے قیام کے لئے فضا سازگار کی بائیوٹکنالوجی، آئی بی اے، اسپیشل ایجوکیشن، فزیکل ہیلتھ اینڈ سائنس، آڈیو ویژول، جنیات، کمپیوٹر سائنس وغیرہ شعبوں میں بہتری پیدا کی۔ طلباء میں بھائی چارے کے ماحول کو فروغ دیا، جامعہ میں تحقیقی کام کی پوری پوری ہمت افزائی کی۔ تاہم چونکہ ملکی تعلیمی بجٹ کم ہے اور اس کا بالواسطہ یا بلاواسطہ اثر جامعہ کے ترقیاتی منصوبوں پر پڑنا فطری ہے۔ یہاں میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ میرے ابھی مزید بہت سے اصلاحی خواب شرمندہ تعبیر ہونے ہیں۔

سید محبوب حسن واسطی

گلاؤٹھی کا ایک لائق سپوت

(سید منصور حسن واسطی)

حضرت داغ دہلوی کے عظیم شاگرد اور گلاؤٹھی کے نامور شاعر سید عبدالوحید فدا گلاؤٹھوی" (۱۸۶۳ء - ۱۹۴۳ء) کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں بیٹوں کے نام بالترتیب سید نواب حسن شمیم، سید ابن حسن، سید شبیر حسن نیازی (والد سید محبوب حسن واسطی) سید عزیز حسن عزیز اور سید اقبال حسن قسیم تھے جبکہ بیٹیوں کے نام سیدہ تلمیذ فاطمہ (والدہ سید منصور عاقل) اور سیدہ نوازی خاتون تھے۔ اب یہ سب انتقال کر چکے ہیں۔

یوں تو حضرت فدا گلاؤٹھوی کی سب ہی اولاد شعرو سخن کا اچھا ذوق رکھتی تھی لیکن ان کے سب سے بڑے بیٹے سید نواب حسن شمیم اور سب سے چھوٹے بیٹے سید اقبال حسن قسیم اچھے شاعر بھی تھے۔ انہی سب سے چھوٹے بیٹے سید اقبال حسن (مرحوم) کی ایک بیٹی سیدہ قسیمہ اور دو بیٹے سید مسعود حسن واسطی اور سید مرغوب حسن واسطی ہیں یہ تینوں صاحب اولاد ہیں۔ ان میں سیدہ قسیمہ اور مسعود حسن واسطی پاکستان میں آباد ہیں جبکہ چھوٹا بیٹا سید مرغوب حسن واسطی ابھی تک مع اپنے بچوں بچیوں کے ہندوستان میں ہی ہے۔

سید مرغوب حسن واسطی کا بیٹا سید منصور حسن واسطی (یعنی حضرت فدا کا پڑپوتا) حال ہی میں اپنی ماں (امیر جہاں دختر کفایت اللہ جو خاندان ہی کی خاتون ہیں) کے ساتھ مختصر دورہ پر پاکستان آیا۔ اور اپنی پھوپھی سیدہ قسیمہ کے یہاں ٹھیرا میرے خاندان کے لوگ تھے۔ میں ان سے ملنے گیا اور میرے تعجب کی حد نہ رہی جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ ۲۷ سال کی چھوٹی سی عمر میں ۶۵۰ صفحات پر پھیلا ہوا اپنا پی ایچ ڈی کا Thesis "Environmental Studies on Sewage Water and its Pollution Control" Destination: - Okhla Sewage and disposal Plant Okhla - New Delhi تعلیمی حکام کو ابھی پیش کر کے پاکستان آیا اور اپنی ماں کو یہاں رشتہ داروں سے ملانے لایا ہے اور یہاں سے واپسی پر اسے پی ایچ ڈی کی ڈگری ملنی ہے۔ یہ بات شاید بہت زیادہ تعجب والی نہ تھی مگر اس کے علاوہ جب اس نے مجھے بتایا کہ وہ پرائمری کلاس سے آج تک ہر کلاس میں First Class First رہا ہے اور کبھی اس کے نمبر اس سے کم نہیں رہے تو واقعتاً مجھے تعجب ہوا اور میں نے اس کی پیشانی چومی۔

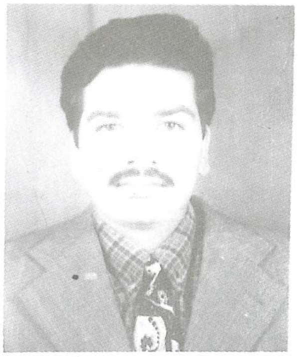

سید منصور حسن واسطی
(سید عبدالوحید فدا گلاؤٹھوی کے پرپوتے)

سید منصور حسن واسطی نے جب ۱۹۸۲ء میں ٹاؤن اسکول گلاؤٹھی سے پرائمری پاس کی تب بھی وہ فرسٹ کلاس فرسٹ تھا مفید عام ہائی اسکول (جو اب مفید عام انٹر کالج ہے) گلاؤٹھی سے جب اس نے ۱۹۸۷ء میں میٹرک کیا تب بھی اس کی فرسٹ کلاس فرسٹ تھی اور ۱۹۸۹ء میں جب اس نے D.N انٹر کالج گلاؤٹھی سے انٹر سائنس کیا تب بھی اس کی فرسٹ کلاس فرسٹ تھی۔ ۱۹۹۲ء میں جب اس نے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی سے کیمسٹری میں B.Sc (Hon) کیا تب بھی اس کی فرسٹ کلاس فرسٹ تھی۔ ۱۹۹۴ء میں جب اس نے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی سے Chemistry of Material Science میں MSc کیا تب بھی اس کی فرسٹ کلاس فرسٹ تھی اور اب ۱۹۹۹ء میں جب وہ جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی میں Environmental Chemistry پر اپنا پی ایچ ڈی کا ۶۵۰ صفحات کا تحقیقی مقالہ پیش کر کے آیا ہے اور جس پر اسے ہندوستان واپس جاکر Ph.D کی ڈگری ملنی ہے اس کے لئے بھی وہ اسی طرح پر امید ہے۔ ایسی مثالیں در حقیقت بہت کم ملتی ہیں۔

درخواست

جب آپ "رابطہ" کا یہ شمارہ پڑھ رہے ہوں گے تو عین ممکن ہے آپ ان میں سے ہوں جو ابھی تک ادارہ کے ممبر نہیں بنے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو براہ کرم فوراً ممبر بننے کی کوشش کریں۔

سید منصور حسن واسطی کو اپنی انہی تحقیقات کے سلسلے میں کئی بار بیرون ملک جانے کا بھی اتفاق ہوا ۱۹۹۵-۶ء میں انہوں نے شاہ عبدالعزیز سٹی برائے سائنس و ٹیکنالوجی ریاض (سعودی عرب) "KACSAT" کے منصوبہ Studies on Sewage Riyadh پر تحقیقی کام کیا۔ اسی طرح وہ Chemical Consultant کی حیثیت سے متحدہ عرب امارت بحرین، قطر او مان، نیپال، سنگاپور، اٹلی اور امریکہ کے دورہ پر بھی رہے ہیں۔ وہ نئی دہلی میں متعدد سائنسی تحقیقی اداروں کے ممبر ہیں۔

سید منصور حسن واسطی کے والد سید مرغوب حسن واسطی غربت و تنگدستی کے باعث زیادہ تعلیم نہ حاصل کر سکے تھے۔ ان کی اولاد نے اس کمی کو اس طرح پورا کیا کہ بڑی بیٹی سیدہ نسیم فاطمہ نے میرٹھ یونیورسٹی سے انگریزی میں M.A اور پھر جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی سے انگریزی میں M.Phil کیا بڑے بیٹے سید مقبول حسن واسطی نے

باقی صفحہ ۱۰

تقریب پذیرائی کی تصویری جھلکیاں

سروسز کلب آف پاکستان میں ادارہ کی جانب سے ۴ جولائی ۹۹ء کو برادری کی پانچ معروف شخصیات کے اعزاز میں تقریب پذیرائی منعقد ہوئی ۔ ڈاکٹر سید ظفر زیدی کو ان کی سائنسی خدمات کے اعتراف کے طور پر ستارہ امتیاز کا قومی اعزاز ملا تھا ۔ جناب سید سعید اشھد سندھ ہائی کورٹ کے جج مقرر کئے گئے تھے ۔ جناب سید جاوید اقبال فلپس پاکستان کے چیئر مین و مینجنگ ڈائرکٹر کے اعلیٰ عہدہ پر فائز ہوئے تھے ۔ سید وسیم الدین ہاشمی سیکریٹری سندھ اسپورٹس بورڈ اور سید محمد احسن واسطی وائس گورنر لائنز کلب کے امتیازی مناصب پر فائز ہوئے تھے ۔

ادارہ کی مجلس منتظمہ نے برادری کے ان پانچوں حضرات کے اعزاز میں تقریب پذیرائی منعقد کی ۔ ان کی خدمت میں اعزازی شیلڈز پیش کیں اور ان مہمانان گرامی اور ممبران ادارہ کے لئے پر تکلف عشائیہ کا اہتمام کیا تقریب کی کچھ تصویری جھلکیاں ملاحظہ ہوں ۔

صدر ادارہ سید محبوب حسن واسطی ، جناب ڈاکٹر سید ظفر زیدی کو اعزازی شیلڈ پیش کر رہے ہیں جبکہ نائب صدر محترمہ ریحانہ سیف اور سید ضیاء الدین جامعی محترم ڈاکٹر صاحب کے دونوں جانب کھڑے ہیں

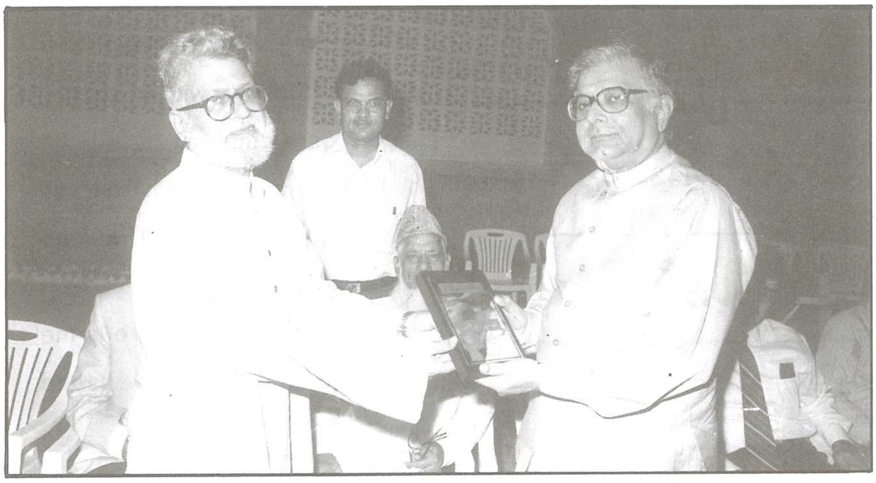

سابق صدر ادارہ سید عثمان غنی راشد محترم سید سعید اشھد کو اعزازی شیلڈ پیش کر رہے ہیں جبکہ موجودہ صدر ادارہ ان دونوں کے درمیان بیٹھے ہوئے اور سید ضیا الدین جامعی ان کی پشت پر کھڑے ہوئے نظر آرہے ہیں ۔

تقریب عید ملن

ادارہ کی مجلس منتظمہ کی ۳ اکتوبر ۹۹ء کی ماہانہ نشست میں جو ڈاکٹر سیدہ ثمینہ جعفری کے گھر منعقد ہوئی طے پایا کہ تقریب عید ملن گذشتہ سالوں کی طرح اس مرتبہ بھی PPMA میرج گارڈن میں منعقد کی جائے اور اس میں انعامی قرعہ اندازی پروگرام قرآن فہمی و فینسی ڈریس شو وغیرہ پہلے کی طرح پیش کئے جائیں ۔ یہ تقریب ۱۰ جنوری ۲۰۰۰ء شام چھ بجے منعقد ہوگی ۔ جملہ ممبران سے شرکت کی درخواست ہے ۔

تقریب پذیرائی میں خواتین و حضرات صدر ادارہ کی تقریر سن رہے ہیں جبکہ پس منظر میں عشائیہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں ۔

Syeda Erum Wasti
B.C.S (Conti)

Galaxy of Life

☆ The education of a man is never complete untill he dies. (Robert E. Lee)

☆ Wise men learn by other men's mistakes, fools by their own. (H.G. Bohn)

☆ The man who makes no mistakes does not usually make any thing. (Bishop W.C.Magee).

☆ No man can be patriot on an empty stomach. (William Cowper).

☆ Learning without thoughts is labour lost, thought without learning is perilous. (Confucius)

☆ Do what you can, with what you have, where you are. (Theodore Roosevelt)

☆ The discipline of desire is the background of character. (John Locke)

☆ Ignorance is a form of environmental pollution. (Frank Freeman).

توجہ فرمائیں

مجلس منتظمہ کے ۳ اکتوبر ۹۹ کے ماہانہ اجلاس میں طے پایا کہ ادارہ کی جنرل باڈی میٹنگ محترمہ ریحانہ سیف کے گھر D-27 بلاک D نارتھ ناظم آباد (نزد چورنگی فائیو اسٹار ہوٹل) ۱۹ اپریل ۹۹ منعقد کی جائے اور اس میں سالانہ حسابات پیش کئے جائیں۔ جملہ ممبران سے شرکت کی درخواست ہے۔

وقت شام پانچ بجے

شادیاں

۹۹-۱۰-۱۵ نکاح سیدہ صبیحہ واسطی دختر مفتی سید محمد اکمل واسطی مرحوم، ہمراہ محمد حامد فرزند جناب بسم اللہ صاحب۔ شرف آباد

۹۹-۱۰-۱۶ نکاح عمرانہ امین دختر محمد امین صدیقی (مرحوم) ہمراہ عزیزم ناصر فرزند شکیل احمد صاحب۔ کورنگی

۹۹-۱۰-۱۷ نکاح سمرین مرتضیٰ دختر غلام مرتضیٰ عثمان ہمراہ عدنان صدیقی

۹۹-۱۱-۱۳ ولیمہ شیخ شارق ہارون فرزند شیخ محمد ہارون عائشہ صدف رضا دختر احمد رضا۔ ڈیفنس۔

انتقال

۹۹-۱۰-۶ شمیم احمد۔ J-143 کورنگی

مبارک باد

۲۱ ستمبر ۹۹، سید جمال واسطی کے یہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ تین بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی کی ولادت پر انہیں بہت بہت مبارکباد۔ اللہ پاک اسے صاحب نصیب بنائے (آمین)

بقیہ صفحہ ۲

موجب ثواب بھی ہے (بشرطیکہ کرتے وقت اتباع سنت نبوی کی نیت بھی ہو) بخاری شریف کی متفق علیہ حدیث ہے۔

لو لا ان اشق علی امتی او علی الناس لا مرتھم بالسواک مع کل صلوۃ

(اگر مجھے اپنی امت کے یا فرمایا لوگوں کے مشقت میں پڑجانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہی حکماً پابند کر دیتا کہ وہ ہر نماز کے وقت مسواک کیا کریں)

زندگی کا روشن پہلو

بشریٰ اشرف
(ایم اے۔ اردو)

"زندگی" اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ایک انمول نعمت ہے جو انسان اس کو اللہ اور رسول کے احکامات کے تحت گزارے گا وہی کامیاب و کامران رہے گا لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ ہمارے یہاں اکثریت زندگی کو اس کے روشن پہلو سے نہیں دیکھتی ہے اور زندگی کی بے راہ روی میں کھو جاتی ہے۔

"زندگی" کو بھرپور طریقہ سے برتنے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کے ہر لمحہ سے اکتساب لذت کیا جائے یعنی انسان کو جو کچھ بھی حاصل ہے اس پر وہ شعوری طور پر اتنا خوش ہو کہ ناقابل حصول کا غم اس پر غالب نہ آجائے ورنہ ہوس ہر لذت اور ہر خوشی کو ختم کر دیتی ہے حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان اس کو اپنا خوگر بنالے تو معمولی چیزوں سے بھی بہت کچھ حاصل کیا جاسکتا ہے، ہم اللہ تعالیٰ کی بہت سی ایسی نعمتوں مثلاً ہوا، بارش، خوشبو سے محظوظ ہوتے ہیں اس کے علاوہ بھی بے شمار نعمتیں ہیں جو کہ ہمیں بلا مشقت حاصل ہو جاتی ہیں، ہم ان کی لطافت کو نظر انداز کر کے ان چیزوں پر توجہ دیتے ہیں جو ہمارے دائرہ اختیار سے باہر ہیں اور یہی سوچ ہماری ناکامی کا سب سے بڑا سبب بنتی ہے کامیاب لوگ وہی ہیں جو زندگی کو اس کے روشن پہلو سے دیکھتے ہیں اور زندگی کے ہر لمحہ سے اکتساب لذت کرتے ہیں اور آخرت کی دولت جمع کرتے ہیں۔

دیکھ تک غافل چمن کو گل فشانی پھر کہاں
یہ بہار عیش، یہ شور جوانی پھر کہاں
ساقی و مطرب، شراب ارغوانی پھر کہاں
شادمانی گر ہوئی تو زندگانی پھر کہاں
ہوسکے جس طور سن لے دوستوں کی واردات
اور بیاں کر آگے ان کے ہوں جو تجھ پر مشکلات

اپنی قدر پہچانو

تم خلیفہ فی الارض کی اولاد ہو احسن تقویم میں اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور منتخب قبیلہ بنو ہاشم میں اس نبیؐ کو پیدا فرمایا جس کی بشارت کتب سماوی میں دی جاتی رہی اور عہد لیا گیا تمام مرسلین سے کہ جب وہ آئے تو تم اس کی اطاعت اور مدد کروگے اللہ نے اپنے اس نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اللہ کی طرف رجوع ہونے والوں کے لئے نمونہ فرمایا نمونہ وہی ہوتا ہے جو ہر ہلکی سے ہلکی کمزوری، کمی، خرابی سے قطعاً مستثنیٰ ہو جس کا ہر عمل اس قدر خوبیوں سے بھرا ہو کہ شمار نہ کیا جاسکے اور جس میں کسی اضافہ یا اختصار کی کبھی ضرورت محسوس نہ کی جاسکے۔

تمہیں فخر موجودات خاتم النبین رحمۃ للعالمین کی لاڈلی بیٹی جن کے شوہر کو اللہ تعالیٰ نے منصب خلافت سے سرفراز فرمایا جن کے بڑے بیٹے نے خلافت کو چھوڑا اور ان کے چھوٹے بھائی نے کربلا میں بے مثال نمونہ شہادت پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے آیت مباہلہ میں ابناء نا و ابناء کم کے تحت اپنے ساتھ رکھ کر اپنا بیٹا ہونے کا شرف عطا فرمایا سے نسلی نسبت حاصل ہے فارسی کا مشہور مقولہ ہے "میراث پدر خواہی علم پدر آموخت" (اگر تو باپ کی میراث چاہتا ہے تو باپ کا علم حاصل کر) یعنی بیٹے کو علاوہ دیگر علوم اپنے باپ کا علم سیکھنا حصول وراثت کے لئے ضروری ہے اگر اسلاف کے علم و عمل کو بالائے طاق رکھ دیا گیا تو ڈر ہے کہ وہی حشر نہ ہو جو حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کا "عمل غیر صالح" باپ کی اطاعت گذاری نہ کرنے کی وجہ سے ہوا۔

عملی زندگی کے لئے علم نہایت ضروری ہے یہ علم ان قدیم کتابوں سے حاصل ہو سکتا ہے جو ارباب اقتدار کے حاشیہ برداروں کی تحریر کردہ نہ ہوں نہ ایسی ہوں جو کسی ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ پر فوقیت باور کرنے کے لئے تحریر میں آئی ہوں کہ یہ "اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور فرقوں میں نہ بٹو" کے مطابق نہیں ہو سکتیں۔

سید ایک قبیلہ کی شکل اختیار کر گیا ہے جیسے حضرت حسن و حضرت حسین علیہما السلام کی اولاد اپنے نام سے پہلے تحریر کرتی ہے اور قرآن مجید میں بھی قبیلے شناخت کا ذریعہ ہیں تکریم کا نہیں۔ خدائے تعالیٰ کے نزدیک اکرم وہی ہے جو زیادہ متقی ہے۔

اتباع رسول یہی سبق دیتا ہے کہ عوام پر اپنی برتری مت جتاؤ چاہے تمہیں بڑا درجہ عطا ہو گیا ہو بڑائی تو صرف اللہ کو ہے یا ان کو بڑا ماننا ہے جن کو اللہ نے بڑائی دی اپنی بڑائی جتانے یا منوانے کا حق کسی کو نہیں ہے۔ اللہ کے رسول درود اور سلام ان پر سے کون مرتبہ میں بڑا ہو سکتا ہے لیکن آپ کا طرز عمل صحابیوں میں اس طرح تھا کہ آنے والے وفد کا سردار ان سے معلوم کرتا کہ نبی (تمہارا اللہ والا) کون ہے دین فطرت (اسلام) مساوات کا سبق دیتا ہے جو اللہ اکبر میں مضمر ہے ایک بڑے کی موجودگی کسی دوسرے کو بڑائی کا اظہار کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔

اللہ تعالیٰ ہی بزرگ و برتر ہے اسی کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے بندوں میں جس کو چاہے فضیلت و عظمت عطا فرمایئے بندہ کا فرض ہے کہ اس پر فخر نہ کرے بلکہ عاجزی ہی اختیار کرے کہ فخر و غرور جنت میں داخل ہونے سے روکنے والا ہے۔

سادات عظام کی زندگیاں اوصاف حمیدہ سے آراستہ ملیں گی۔ مثلاً صداقت و امانت، بصیرت و فراست، مروت و مودت، ایفائے وعدہ و دیانت، ریاضت و شجاعت، سخاوت و عدالت، خطابت و کتابت، ایثار و قربانی، داد رسی و مشکل کشائی، تواضع و توکل، تدبر و تحمل، علم و عمل وغیرہ۔

اللہ اور اس کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے انتہا محبت نے یہ حوصلہ عطا فرمایا کہ ہمارے بزرگ حیات طیبہ پر احسن طور پر عمل پیرا رہے اور اپنی ذہنی و جسمانی طاقتوں کو دین اسلام کے فروغ کے لئے استعمال کرتے ہوئے حیات جاوید کے حامل ہوگئے۔

دشمنوں کے دور میں سید رہا رفعت نشان
جرح کیا ہے گاہے گاہے پڑھ لو اپنی داستاں

میدان کربلا میں شہادت امام حسین علیہ السلام کے بعد حضرت علی بن حسین جو بیمار ہونے کی وجہ سے خیمہ ہی میں رہنے کی وجہ سے باقی رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی نسل کو وہ ترقی عطا فرمائی کہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں باعزت مقام رکھتے ہیں۔ (الابتر (بے اولادہ) کی موجودگی میں الکوثر اولاد کثیر و سعید کا مفہوم بھی رکھتا ہے۔

یزید نے نیکی کی طرف آنے کی خواہش ظاہر کی اور امامؑ نے تعاونوا علی البرو التقوی کے تحت اس کی کھلے دل سے داد فرمائی اور غم کربلا کو آڑے نہ آنے دیا۔

حج کا زمانہ ہے حکمراں بھی ساتھیوں کے ساتھ طواف بیت اللہ سے عام مسلمانوں کی طرح فارغ ہوا ہی ہے کہ یہی امام حرم میں داخل ہوتے ہیں مسلمان ان کے لئے راستہ چھوڑتے چلے جارہے ہیں حجر اسود کو باسانی بوسہ دے کر طواف میں مشغول ہوگئے دوسرے طواف کرنے والے انکا لحاظ رکھتے ہوئے طواف میں مصروف ہیں حکمراں اپنی خفت مٹانے کی غرض سے ساتھیوں سے معلوم کرتا ہے یہ کون شخص ہے؟

مشہور شاعر فرزدق وہاں موجود تھے بولا تو نہیں جانتا میں بتاتا ہوں اور فی البدیہہ قصیدہ کہہ ڈالا قصیدہ تمام ہوا حکمراں نے حرم سے باہر آتے ہی کوئی وجہ بتائے بغیر اس کو قید میں ڈالدیا تاریخ میں یہ شاعر پہلا مجرم ہے جس کو وجہ بتائے بغیر قید کا حکم سنایا گیا۔

غور کیجئے حج کے موقع پر طواف میں مصروف لوگوں پر رعب سلطنت کا کوئی اثر نہ تھا جبکہ امام کی رفعت شان اپنا جمال دکھا رہی تھی اور طواف کرنے والے عقید تمندانہ اس کے ساتھ ساتھ تھے کیوں صرف اس لئے کہ امام آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں ڈوبا ہوا حیات طیبہ کا پاسبان ہے وہ اس طرح زندگی بسر کر رہا ہے کہ کسی کو اس سے کوئی شکایت نہیں بلکہ وہ سب کا ہمدرد ہے سب کی بھلائی چاہنے والا ہے۔

سید عبدالوحید فدا
(گلاؤ ٹھوئی)

غزل

فنا کے باغ میں جب موسم بہار آیا
ہوا کے گھوڑے پہ ہر ایک گل سوار آیا
چمک رہے ہو تمہیں تم نمود ہستی میں
مری فنا کا تمہیں اب تو اعتبار آیا

نگاہ شوخ کی کیا خوب پیشوائی کی
مرا قرار بھی کم بخت بے قرار آیا
یہ کیا ملا تری فرقت میں یہ تو کچھ نہ ملا
کہ ہاتھ آیا تو دامان انتظار آیا
نفس کو ہستی موہوم کا پتہ نہ ملا
ہزار بار گیا اور ہزار بار آیا
جھکا دیا سر رفعت ہوائے خجلت نے
چراغ بھی تری تربت پہ شرمسار آیا
جئے تو صورت ہستی کو ہم مٹا کے جئے
مرے تو ہم کو پیام وصال یار آیا

بقیہ صفحہ ۶

میرٹھ یونیورسٹی سے پولیٹیکل سائنس میں M.A کیا ان سے چھوٹے یعنی منصور حسن واسطی بھی جن کا اوپر تفصیلی ذکر ہوا۔ ان سے چھوٹے سید محبوب حسن واسطی نے جامعہ ملیہ اسلامیہ ۔ نئی دہلی سے پولیٹکل سائنس میں M.A کیا اور اب دہلی یونیورسٹی سے MBA کر رہے ہیں۔ ان سے چھوٹے سید مجاہد حسن واسطی نے جامعہ ملیہ اسلامیہ ۔ نئی دہلی سے کیمسٹری میں BSc.(Hon) کیا ۔ سب سے چھوٹی صاحبزادی سیدہ فرح ناز جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی سے میٹرک کر چکی ہیں اور اب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے انٹر (SSc) (AmU) کر رہی ہیں ۔ سچ ہے کہ سچا جذبہ اور سچی لگن، ہمیشہ میٹھے پھل دیتے ہیں۔

التماس

ملک و بیرون ملک ادارہ کے اراکین اہل قلم خواتین و حضرات سے درخواست ہے کہ وہ مختلف دلچسپ موضوعات پر " رابطہ " میں اشاعت کے لئے ہمیں اپنے مضامین ارسال فرمائیں ۔ شعراء حضرات اپنی شعری تخلیقات سے، ہمیں نوازیں ۔ ادارہ بے حد ممنون ہوگا۔

دوستوں سے وفا کی امیدیں
کس زمانے کے آدمی تم ہو
(بشیر بدر)

ناطق گلاؤ ٹھوی

غزل

بات بگڑی ، غم ہستی کا یہ انجام ملا
ہوگیا کام ہی جس سے ہمیں وہ کام ملا

رو دیا آتے ہی دنیا میں ہر آنے والا
پاؤں رکھتے ہی یہاں موت کا پیغام ملا

محتسب خوش ہے کہ میں توڑ چلا شیشہ کو
رند اس بات سے راضی کہ چلو جام ملا

ہاتھ کھینچا جو زمانے سے تو راحت پائی
پاؤں جب گور میں پھیلائے تو آرام ملا

صبح پیری میں پھرا شام جوانی کا گیا
دل ہے وہ صبح کا بھٹکا جو سر شام ملا

خوش ہے کیوں ناز حسینوں کے اٹھا کر ناطق
ہم بھی دیکھیں تو بھلا کیا تجھے انعام ملا

قابل گلاؤ ٹھوی

غزل

آپ کا طرز محبت ہمیں معلوم تو ہو
کیوں ہوئی ہم سے عداوت ہمیں معلوم تو ہو

دل مصفی ہے تو پھر کیوں ہے تجلی سے حجاب
آئینہ میں تری صورت ہمیں معلوم تو ہو

زندگی مقصد حق ہے جو عبادت کے لئے
موت کی کیوں ہے ضرورت ہمیں معلوم تو ہو

جن کو تقدیر نے پابند سلاسل رکھا
کیا ہے ان لوگوں کی قسمت ہمیں معلوم تو ہو

کیجئے ہفت سموات مسخر قابل
تاکہ انسان کی عظمت ہمیں معلوم تو ہو

سید تہور علی زیدی

غزل

کس کے لئے ہوں خاک بسر کچھ نہ پوچھئے
کس کی تلاش میں ہے نظر کچھ نہ پوچھئے

منزل نصیب ہو تو کہیں ہم کسی طرح
مشکل ہے کتنی راہ سفر کچھ نہ پوچھئے

ہر شخص بزم میں ہے اسی پیچ و تاب میں
کس پر ہے ان کی آج نظر کچھ نہ پوچھئے

فرصت کہاں ہے گیسو و رخ کے خیال سے
ہوتے ہیں کیسے شام و سحر کچھ نہ پوچھئے

یہ واردات عشق یہ رنگینی جمال
جو کچھ تھا ، تھا فریب نظر کچھ نہ پوچھئے

خاموش ہوں میں اپنی تباہی کے باوجود
ارباب اقتدار کا ڈر کچھ نہ پوچھئے

زیدی وفا کے نام پہ آنے دیا نہ حرف
لیکن عطا ہوا جو ثمر کچھ نہ پوچھئے

متفرق اشعار

میرا کمال شعر بس اتنا ہے اے جگر
وہ مجھ پہ چھا گئے میں زمانہ پہ چھاگیا

صرف نقالی ہے مغرب کی جگر
شعر میں جب مشرقیت ہی نہیں

عالم تمام میرا ثنا خواں ہوا جگر
میں آپ اپنے شعر کا جب قدرداں ہوا

کاریگران شعر سے پوچھے کوئی جگر
سب کچھ تو ہے مگر یہ کمی کیوں اثر میں ہے

اب سیل بلا چاہے گذر جائے جدھر سے
میں گھر ہی بناتا نہیں طوفان کے ڈر سے
(عابد بریلوی)

اٹھا آگے سے ساقی جام و مینا
دل اچھا ہو تو سب اچھا لگے ہے
(کلیم عاجز)

ہم نے جن کے لئے راہوں میں بچھایا تھا لہو
ہم سے کہتے ہیں وہی عہد وفا یاد نہیں
(ساغر صدیقی)

بقیہ: سوانحی خاکہ ڈاکٹر شاہدہ زیدی

تصنیف و تالیف کے شعبہ میں بھی آپ نے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔

(۱) آپ کی کتاب "Real Time Ultrasound in Obstetrics & Gynaecology" اس شعبہ کی تعلیم کے لئے Text Book کادرجہ رکھتی ہے۔

(۲) اسی طرح اس شعبہ میں تربیت حاصل کرنے کے خواہشمند ڈاکٹروں کے لئے آپ کا مینوئل "Reproductive Health Training in Pakistan - A Manual for Trainers" بے حد قیمتی اور اہم معلومات کا حامل ہے اور ہمارے ملک میں اس کا وسیع استعمال ہے۔

(۳)۔ ڈاکٹروں کی امریکی تنظیم (AVSC) Association of Voluntary Surgical Contraception نیویارک کے فنڈز سے جاری کردہ اور اسلام آباد کی NGOCC کی جانب سے شائع کردہ فیملی پلاننگ مینوئل " A Manual for Family Planning and MCH Service Delivery in Pakistan کی آپ شریک مدیرہ Co - Editor ہیں۔

(۴) ۱۹۹۱ تا ۱۹۹۵ء CPSP کے معلوماتی جنرل Journal of the College of Physicians and Surgeons, Pakistan کی بانی مدیرہ Founding Editor بھی رہی ہیں۔

ڈاکٹر شاہدہ زیدی نے دو بار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی ایک ۱۹۷۹ء میں اور دوسری بار ۱۹۸۶ء میں اپنے شوہر ڈاکٹر سید ظفر زیدی کے ساتھ۔

سید سعود جمال واسطی

معراج شریف

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج شریف کا اہم واقعہ اکثر روایات کے مطابق آپ کی مدینہ شریف ہجرت سے قبل ماہ رجب ۱۲ نبوی میں پیش آیا۔ عام طور پر مشہور تاریخ ۲۷ رجب ہے۔ اگرچہ بعض روایات اس سے مختلف بھی ہیں۔

قرآن کریم کی سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں اس سفر کے لئے لفظ "اسراء" استعمال ہوا ہے جس کے معنی رات میں سفر پر جانے کے ہیں جبکہ قرآن کریم کی سورۃ النجم آیت ۱۸ میں دوران سفر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عجائبات قدرت کے مشاہدے کا ذکر ہے جس کی تفصیلات احادیث مبارکہ میں آئی ہیں۔ احادیث میں اس واقعہ کو لفظ "معراج" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ۲۶ سے زائد صحابہؓ و صحابیاتؓ نے ان واقعات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ یہ سفر شروع ہونے سے پہلے آپ کے ثغرۃ نحرہ الی شعرتہ (حلق کا گڑھا تا زیر ناف بال) سینہ مبارک کو چاک کیا گیا آپ کا قلب مبارک نکالا گیا۔ ایمان سے بھرا ہوا سونے کا طشت لایا گیا۔ آپ کا قلب مبارک دھویا گیا اور اسے ایمان و حکمت سے بھرا گیا (تاکہ عجائبات قدرت کے مشاہدہ کے قابل ہوجائے) پھر قلب کو اپنی جگہ رکھ دیا گیا۔ اور آپ کے سفر کے لئے ایک "براق" (ایسا برق رفتار سفید رنگ کا چوپایہ جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے ذرا بڑا تھا جس کا تیز قدم انتہائے نظر تک جاتا تھا)

حطیم کعبہ (مکہ مکرمہ) سے مسجد بیت المقدس تک اس تیز رفتار "براق" پر آپ کا سفر "اسراء" کہلاتا ہے جبکہ مسجد بیت المقدس سے ساتوں آسمانوں کی طرف عروج اور عجائبات قدرت کا مشاہدہ "معراج" کہلاتا ہے۔ دوران عروج پہلے آسمان پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی جبکہ دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ و حضرت عیسیٰ سے (باہم خالہ زاد بھائی) تیسرے آسمان پر حضرت یوسف سے چوتھے آسمان پر حضرت ادریس سے، پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ سے چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقاتیں ہوئیں پھر آپ کو سدرۃ المنتہیٰ لے جایا گیا (ساتویں آسمان کا درخت جس پر عظیم تجلیات تھیں جس کے بیر ہجر کے مٹکوں کی مانند تھے اور جس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے) پھر چار نہروں پر آپ کا گذر ہوا۔ دو باطنی اور دو ظاہری پھر آپ بیت المعمور گئے جو ساتویں آسمان میں بیت اللہ کی محاذات میں ہے۔ پھر تین مختلف برتنوں میں شراب، دودھ اور شہد آپ کو پیش کئے جانے اور آپ کے دودھ کو پسند کرنے کا واقعہ پیش آیا۔ پھر آپ پر پچاس نمازوں کے فرض کئے جانے اور بعدہ کم ہوتے ہوتے صرف پانچ نمازیں رہ جانے کا واقعہ پیش آیا۔ پھر آپ کی بیت المقدس واپسی ہوئی اور تمام انبیاء علیہم السلام کی امامت کرنے کا اعزاز نصیب ہوا۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب آپ معراج سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو کفار قریش نے آپ کو ستانا شروع کیا اور مختلف سوالات کرنے لگے۔ اللہ پاک نے تمام حجابات دور کر دیئے اور آپ نے ان کے تمام سوالات کے جوابات دیئے۔

خصوصی ملاقات

آئندہ شمارے میں انشاء اللہ
سید عثمان غنی راشد
کا انٹرویو پیش کیا جائے گا۔

ڈاکٹر محمد اقبال

دینی فکر کے تین ارتقائی مراحل
(تقلید۔ تفکر۔ معرفت)

"Broadly speaking religious life may be divided in three periods. These may be described as periods of *"Faith"*, *"Thought"* and *"Discovery"*. In the first period religious life appears as a form of discipline which an individual or a whole people must accept as an unconditional command without any rational understanding of the ultimate meaning and purpose of the command. This attitude may be of great consequence in social and political history of a people but is not of much consequence so far as the individual's inner growth and expansion are concerned.

"Perfect submission to discipline is followed by a rational understanding of the discipline and the ultimate source of authority. In this period religious life seeks the foundation in a kind of metaphysics- a logically consistent view of the world with God as part of that view. In the third period meta-physics is displaced by psychology and the religious life develops the ambition to come into direct contact with the ultimate reality. It is here that religious man becomes a free person not by releasing himself from the fetters of law but by discovering the ultimate source of law into the depth of his own consciousness.. It is the last phase in the development of religious life which is called higher religious mysticism or Tassawaf."

("The Reconstruction of Religious Thought in Islam")

ڈاکٹر شاہدہ زیدی

سوانحی خاکہ

ڈاکٹر سید ظفر زیدی کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر شاہدہ زیدی ۱۷ فروری ۱۹۴۴ء کو آگرہ (یو پی - انڈیا) میں پیدا ہوئیں - ابھی چھ سال کی تھیں کہ ۱۹۵۰ء میں پاکستان کی طرف ہجرت کی - یہاں آکر لڑکیوں کے کراچی کے سب سے قدیم (۱۸۶۲ء سے قائم شدہ) تعلیمی ادارہ سینٹ جوزف کانونیٹ ہائی اسکول میں تعلیم حاصل کی - پھر سینٹ جوزف کالج برائے خواتین میں پڑھا اور ۱۹۶۱ء میں Dow میڈیکل کالج میں داخلہ لیا جہاں ایک ذہین و کامیاب طالبہ کی حیثیت سے تعلیمی وظائف لئے - یہاں آپ نے کھیلوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا -

۱۹۶۶ء میں یہاں سے MBBS کی ڈگری لینے کے بعد آپ نے Obstetrics & Gynaecology (امور متعلقہ وضع حمل اور علم امراض نسواں) اور جنرل سرجری میں ہاؤس جاب کے لئے جناح میڈیکل سینٹر (JPMC) کا رخ کیا اور ہاؤس جاب کی تکمیل کے بعد CPSP (کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز - پاکستان) میں فیلو شپ کی تربیت کے لئے داخلہ لیا اور بالآخر ۱۹۷۲ء میں فیلو شپ کے حصول میں کامیابی حاصل کی - اس دوران آپ نے JPMC میں کام جاری رکھا جہاں ۱۹۷۹ء میں اسسٹنٹ پروفیسر و ایسوسی ایٹ سرجن کی حیثیت سے آپ کا تقرر ہوا -

اس وقت تک پاکستان میں کوئی الٹراساؤنڈ Ultrasound کلینک نہ تھا - ۱۹۷۹ء میں ڈاکٹر صاحبہ نے پاکستان میں پہلی بار اپنی نوعیت کا یہ منفرد انسانی امراض کی تشخیص کا ادارہ قائم کیا اور اس میں بے حد محنت کی - رحم مادر میں نشو و نما پانے والے جنین (FOETUS) کے ارتقائی مراحل سے متعلق مغربی ممالک کی فراہم کردہ معلومات پاکستان کی مقامی آبادی پر پوری اور صحیح طور پر منطبق نہ ہوتی تھیں - ڈاکٹر صاحبہ نے پاکستانی آبادی کو بنیاد بنایا اور اپنی تحقیقات سے صحیح معلومات تیار کیں - آپ نے اس سلسلے میں متعدد تحقیقی مقالے بھی لکھے جو بین الاقوامی شہرت کے مختلف سائنسی تحقیقی رسائل میں طبع ہوئے -

۱۹۸۳ء میں ڈاکٹر صاحبہ نے JPMC کی ملازمت سے استعفیٰ دیا اور ایک سال بعد اس وقت کی ملک کی اس تکنیک کی واحد تربیت گاہ انسٹی ٹیوٹ آف الٹراسونوگرافی (Ultrasonogra phy) کی بنیاد رکھی اور ڈاکٹروں کو تربیت دینا شروع کی - آپ کا یہ انسٹی ٹیوٹ آج بھی قائم ہے جس میں آپ Pelvic & Abdominal الٹرا ساؤنڈ کی کلاسیں لیتی ہیں اور اب تک ۷۰۰ سے زائد ڈاکٹروں کو تربیت دے چکی ہیں - عام طبی تعلیم کی کلاسیں لینا اور خصوصاً امور متعلقہ وضع حمل و علم امراض نسواں Obstetrics & Gynaecology پڑھانا آپ کا دلچسپ شغل ہے - ۱۹۸۸ء تا حال آپ آغا خان یونیورسٹی ہسپتال کی مشیرہ (Consultant) اور CPSP کے میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی اعزازی فیکلٹی ممبر ہیں -

اپنی قائدانہ صلاحیتوں کے باعث آپ مختلف قومی و بین الاقوامی سائنسی اداروں میں درج ذیل اعلیٰ اعزازی عہدوں پر فائز رہی ہیں:

(۱) ۱۹۸۶ء تا ۱۹۹۱ء: ملک کے Postgraduate میڈیکل طلباء و طالبات کی طبی تربیت کے اہم قومی ادارہ CPSP میں آپ دو بار کونسل ممبر منتخب ہوئی ہیں اور کالج کی مختلف کمیٹیوں - لائبریری کمیٹی، لوکل ایڈوائزری کمیٹی، ماہرین امراض نسواں کمیٹی میں کام کیا ہے -

(۲) ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۹ء: CPSP کی اس معائنہ ٹیم کی آپ ممبر رہی ہیں جو ملک کے مختلف میڈیکل کالجوں کے معائنہ کے لئے تشکیل دی گئی تاکہ طبی تربیت کیلئے CPSP کے ساتھ اس کے الحاق (Affiliation) کا معاملہ طے کر سکے -

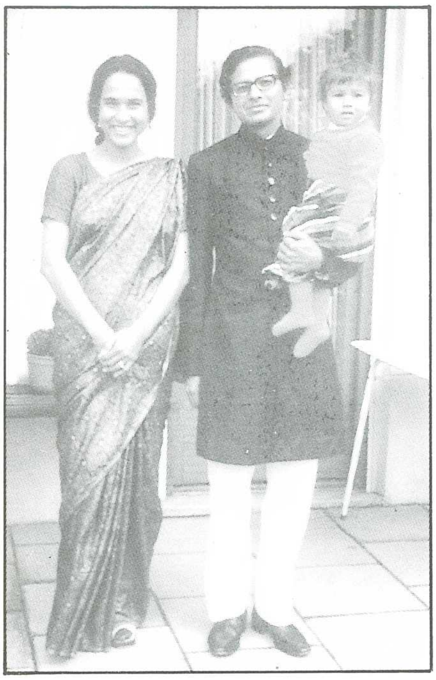

ڈاکٹر سید ظفر زیدی ان کی اہلیہ اور صاحبزادی

(۳) حال ہی میں عالمی بینک کے تعاون سے Under اور Postgraduate میڈیکل طلباء و طالبات کا Reproductive Health کا تعلیمی نصاب وضع کرنے کے لئے جو کمیٹی تشکیل دی گئی آپ اس کی ممبر بھی ہیں -

(۴) ۱۹۸۹ تا ۱۹۹۲ : Society of Obstetricians & Gynaecologists of Pakistan کی سیکریٹری جنرل کی حیثیت سے آپ نے ۲۳ ایشیائی ممالک کی تنظیم A.O.F.O.G (Asia Oceania Federation of Obstetrics & Gynaecology) میں پاکستان کی نمائندگی کی - ۱۹۹۱ء میں اس کی ایک کمیٹی کی شریک چیئر پرسن اور ۱۹۹۳ء میں اس کی تعلیمی کمیٹی کی چیئر پرسن منتخب ہوئیں - ۱۹۹۵ء میں پھر دوسری مدت کے لئے بطور چیئر پرسن آپ کا انتخاب عمل میں آیا - آپ اس Task Force کی چیئر پرسن رہیں جو ان ممبر ممالک میں اس شعبہ میں Postgraduate طلباء و طالبات کی تربیت کے لئے ضروری شرائط و تفصیلات طے کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے -

باقی صفحہ ۱۱

گروپ فوٹو تقریب پذیرائی

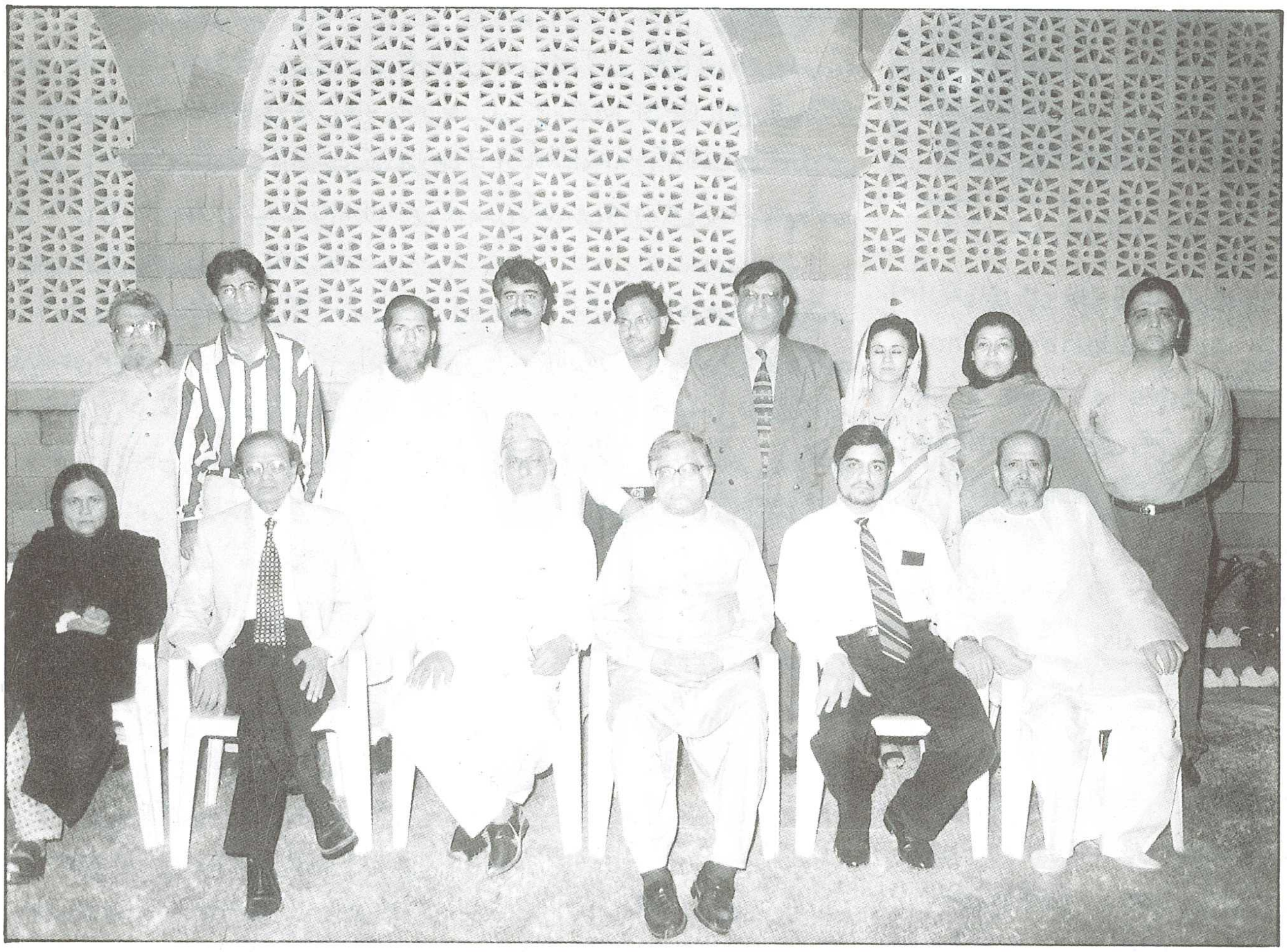

تقریب پذیرائی کے موقعہ پر لیا گیا گروپ فوٹو (بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں) جناب سید احمد، سید محمد احسن واسطی، سید سعید اشہد، سید محبوب حسن واسطی، ڈاکٹر سید ظفر زیدی، پروفیسر سیدہ صبیحہ انجم (کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں) سید وسیم الدین ہاشمی، ڈاکٹر سیدہ ثمینہ جعفری، ریحانہ سیف، سید سیف الدین احمد، سید ضیاء الدین جامعی، سید خرم نظام، سید صفدر علی، سید بدر عالم زیدی اور سید عثمان غنی راشد

PRINTED AT B.C.C.&T PRESS UNIVERSITY OF KARACHI